Date:4-07-2016

کفار کی نابالغ اولاد کے حوالے سے فتوی

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء:اگر کسی کافر والدین کا بچہ نابالغی میں فوت ہو جائے تو اس کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے کیا اس کو مسلمان سمجھا جائے گا اور وہ جنت میں جائے گا؟

سائل : عادل یوکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دنیاوی معاملات میں تو کافر والدین کا ایسا نابالغ بچہ جسے بُرے بھلے کی تمیز نہ ہو وہ والدین کے تابع ہے یعنی اس کے ساتھ کافروں جیسا سلوک کیا جائے کہ نہ اس کو غسل و کفن دیں گے اور نہ اس کے لیے جنازہ و دعا کی جائے گی اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ مگر آخرت میں اس کے ساتھ کیا ہوگا؟ اس حوالے سے علماء کرام کے نو یا دس مختلف اقوال ہیں۔ایک قول یہ ہے کہ مشرک یا کافر کا وہ نابالغ بچہ جو ناسمجھ تھا جسے بُرے بھلے کی تمیز نہیں تھی اگر اسی حال میں مر گیا تو جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہے مگر وہ اہل جنت کا خادم ہوگا کہ ہمارا رب بہت رحیم و کریم ہے وہ بغیر قصور کسی کو عذاب نہیں دیتا۔اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اس حوالے سے توقف مشہور ہے۔ جیسا کہ علامہ شامی ردالمحتار میں لکھتے ہیں۔ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ شَرْعًاأَيْ بِطَرِيقِ التَّبَعِيَّةِ مِنَحٌ فَالْمَعْنَى أَنَّهُمْ يُعَامَلُونَ شَرْعًا مُعَامَلَةَ آبَائِهِمْ أَمَّا حُكْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ فَفِيهِ أَقْوَالٌ عَشَرَةٌ أَحَدُهَا أَنَّهُمْ خَدَمُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَالْمَشْهُورُ عَنْ الْإِمَامِ التَّوَقُّفُ۔ **وہ تابع ہونے کی وجہ سے مشرکین ہی ہوں گے یعنی ان کے ساتھ دنیا میں ان کے آباء کا سلوک ہی کیا جائے گا۔[یعنی غسل و کفن نہیں دیا جائے گا اور جنازہ بھی نہیں پڑھایا جائے گا] بہر حال آخرت میں ان کے بارے میں دس اقوال ہیں ایک یہ ہے کہ وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے اور امام اعظم سے مشہور توقف ہے یعنی اللہ عزوجل ہی ان کے حالت کو بہتر جانتا ہے۔**[ردالمحتار کتاب مسائل شتی ج ٦ ص ٧٥٠ بیروت]

بالغ یا سمجھ دار نابالغ کسی کا تابع نہیں جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ اور تابع ہونے میں یہ شرط ہے کہ خود وہ بچہ اس قابل نہ ہو کہ اسلام و کفر میں تمیز کر سکے اور سمجھ وال ہے تو اسلام و کفر میں کسی کا تابع نہیں۔[بہار شریعت ج ٢ حصہ ٧ ص ٩٣]

نابالغ غیر سمجھدار کو حقیقی کافر نہیں کہیں گے۔ کیونکہ کفر اس سے صادر نہیں ہوا اور تبعیت صرف دنیاوی احکام میں ہے جیسا کہ اعلی حضرت امام اہلسنت فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں کہ ناسمجھ بچے کو بہ تبعیت والدین یا دار کافر کہنے کے ہر گز ہر گز یہ معنی نہیں کہ وہ حقیقۃً کافر ہے کہ یہ تو بداہۃً باطل۔ وصف کفر یقیناً اس سے قائم نہیں، بلکہ اسلام فطری سے متصف ہے کما قدمنا۔ یہ اطلاق صرف ازروئے حکم ہے یعنی شرعًا اس پر وہ احکام ہیں جو اس کے باپ یا اہل دار پر ہیں وہ بھی نہ مطلقًا بلکہ صرف دنیوی، مثلًا وہ اپنے کافر مورث کا ترکہ پائے گا نہ مسلم کا، کافر وارث کو اس کا ترکہ ملے گا نہ مسلم کو ، کافرہ سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے نہ مسلمہ سے، وہ مر جائے تو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھیں گے، مسلمانوں کی طرح غسل وکفن نہ دیں گے، مقابر مسلمین میں دفن نہ کریں گے۔[فتاوی رضویہ ج۲۸ ص۴۵۰]

اور کفار کی نہ سمجھ اولاد کے بارے میں جو مختلف اقوال کتب عقائد میں موجود ہے وہ یہ ہیں۔ **مرقاۃ میں ہے کہ فقيل إنهم من أهل النار تبعا للأبوين وقيل من أهل الجنة نظرا إلى أصل الفطرة وقيل إنهم خدام أهل الجنة وقيل إنهم يكونون بين الجنة والنار لا منعمين ولا معذبين وقيل من علم الله منه أنه يؤمن ويموت عليه إن عاش أدخل الجنة ومن علم منه أنه يعجز ويكفر أدخله النار وقيل بالتوقف في أمرهم وعدم القطع بشيءوقيل إنهم يمتحنون بدخول النار في تلك الدار۔**

[1]ماں باپ کے تابع ہیں یعنی مسلمانوں کے بچے جنت اور کافروں کے جہنم میں[2]وہ جنت میں ہون گے اصل فطرت کو دیکھتے ہوئے[3]وہ جنتیوں کے خادم ہوں گے[4]وہ جنت و دوزخ کے درمیان میں ہوں گے نہ عذاب دیا جائے گا نہ نعمتیں سے نوازا جائے گا[5]جس کے بارے میں اللہ عزوجل کا علم ہوگا کہ وہ دنیا میں اگر زندہ رہتا ایمان لاتا اور اسی پر مرتا تو وہ جنت میں اور جس کے بارے میں اس برعکس ہوگا وہ جہنم میں[6]توقف[7]قیامت کے دن ان کا امتحان ہوگا یعنی ان کے لیے آگ جلائی جائے گی اور داخلے کے لیے کہا جائے جو فرمانبرداری کریں گے وہ جنت میں اور نافرمان جہنم میں جائیں گے۔

[مرقاۃ المفاتیح باب ایمان بالقدر ص ۳۶۰]

نزہۃ القاری میں میں شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ نے مشرکین کی اولاکے بارے میں یہ دو قول بھی لکھے ہیں۔

[8] مٹی ہو جائیں گے[9]امساک۔[نزہۃ القاری ج۲ ص۸۷۱]

مگر ان میں سے جن کو اکثر علماء کرام کی ترجیح حاصل اور دلائل کے حوالے سے مضبوط و قوی ہیں وہ دو اقوال ہیں [1] کفار کی نابالغ اولاد کے بارے میں توقف کیا جائے۔ یہ قول اس لیے مختار ہے کہ کفار کی اولاد صغار کے بارے میں

دونوں طرح کی احادیث وارد ہیں لہٰذا اس میں توقف کرنا ہی اولی ہوگا۔ملا علی قاری نے بھی اسی قول کو اولی فرمایا۔

[2] کفار کے ناسمجھ بچے جنت میں ہوں گے۔ کیونکہ ان کا کوئی قصور نہیں اور اللہ عزوجل بغیر قصور کے کسی کو جہنم میں نہیں ڈالے گا۔

مزید حدیث مبارکہ میں آیا کہ حضرت حسناء بنت معاویہ سے فرماتی ہیں مجھے میرے چچا نے حدیث سنائی کہ **قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ.** "میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جنت میں کون جائے گا فرمایا نبی جنت میں ہوں گے اور شہید جنت میں ہوگا اور بچہ جنت میں ہوگا اور زندہ گاڑھا ہوا بچہ جنت میں ہوگا۔

[سنن ابی داود باب باب في فضل الشهادة حدیث نمبر ۲۵۲۱]

اس حدیث کے الفاظ کہ بچہ جنت میں ہوگا کی شرح میں حکیم الامت مفی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں یعنی ہر ناسمجھ بچہ جنتی ہے خواہ مسلمان کا بچہ ہو یا کافر کا حتی کہ کچا گرا ہوا بچہ بھی جنتی ہے اگرچہ مؤمن کا بچہ جنت کے اعلیٰ مقام میں ہوگا اور کافر کا بچہ ادنی جگہ میں یا دیگر اہلِ جنت کا خادم۔اور کفار عرب اپنی لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیتے تھے اسے موؤدہ کہتے تھے۔وئید کے بھی یہ معنی ہیں یعنی کفار کی بچیاں جو زندہ درگور کر دی گئیں ہیں وہ جنتی ہیں۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کے ناسمجھ بچے جنتی ہیں،اس کے مخالف روایات اس حدیث سے منسوخ ہیں

[مرآت المناجیح ج۵ حدیث نمبر ۷۵۰]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ محمد قاسم ضیاء القادری

English Translation

Question: If the non-bāligh child of non-Muslim parents passes away what should our belief be regarding this child? Should he be considered a Muslim? Will he enter Jannah?

Answer:

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

In worldly dealings the non-bāligh child of non-Muslim parents, who was not of discernment, who could not differentiate between good or bad, follows them i.e. he will be [treated as] a disbeliever. He will not be washed or shrouded nor will Janazah be performed over him or supplication made. However in the afterworld what will happen to him? With respect to this there are 9 or 10 different views. One view is that the non-bāligh child of the mushrik or kāfir, who was not of discernment, who could not differentiate between good or bad if he died in this state then he is not of the people of the fire rather he is from the dwellers of Jannah, however he will be from the servants of the people of Jannah. Our Lord is very merciful and generous, he does not punish someone without blame.

What is famously reported regarding our Imām Abū Hanīfah (may Allah shower him with mercy) is hesitation (non-committal) on this matter as Allāmah Shāmī writes in Radd al-Muhtār:

"They are mushrikūn in associative following [Minah]. So the meaning is that they are dealt with in the Sharī'ah the manner in which their parents are dealt with. As for the ruling concerning them in the hereafter there are ten views one of them is that they are the servants of the people of Jannah. That which is famous from the Imām is non-committal."
[Radd al-Muhtār Volume 6 page 750]

The different views concerning the non-discerning children of the disbelievers present in the books of 'Aqā'id are these:

It is mentioned in Mirqāh:

"[1]It is said they are from the people of the Fire in the following to their parents. [2] It is also said they are from the people of Jannah looking at the original disposition (Fitrah). [3] It is said they are the servants of the people of Jannah. [4] It is also said that they will be between Jannah and Jahannam

neither given bounties nor punished.[5] It is said that whosoever Allāh Knows that if he lived he would have believed and died upon belief He will enter him into Jannah and the one whom Allāh Knows he would not be able to and would disbelieve He will enter him into the fire. [6] Also it is said that there should be non-committal regarding their affair and refrainment from making a certain judgement of any sort. [7] It is also said they will be trialed with entry into the fire in the afterworld [they will be told to enter into fire and those who obey will enter Jannah and those who disobey will enter Jahannam.]

In Nuzhat al-Qāri [Sharh Sahīh al-Bukhārī] Shaykh Sharīf al-Haqq al-Amjadī (may Allah shower him with mercy) has also mentioned these two views concerning the children of the polytheists: [8] they will become dust [9] refraining.
[Nuzhat al-Qārī Volume 2 pg 871]

However from these views those whom the majority of the ulāmā' have giving preponderance to and are sound and strong from the perspective of evidences are two:

[1] One should withhold from making a judgement regarding the non-bāligh children of the disbelievers. This view is chosen because both types of ahadīth have reached us regarding the young children of the disbelievers thus refraining in this matter is most preferred. Al-Hafizh Mulla 'Alī al-Qārī has also preferred this view.

[2] The non-discerning children of the disbelievers will be in Jannah. This is because they are not at fault and Allāh will not enter a person into Jahannam without there being blame.

Further to this it is mentioned in a blessed hadith that Sayyidah Hasnā' bint Mu'āwiyah narrates that my paternal uncle mentioned that: 'I said to the Prophet (may the peace and blessings of Allāh be upon him): 'Who is in Jannah?' He replied: The Prophet is in Jannah and the martyr and the child is in Jannah and the child buried alive is in Jannah."
[Sunan Abū Dāwūd Hadith 2521]

Commentating upon the words of this hadith that the children will be in Jannah Hakīm al-Ummah Mufti Ahmad Yār Khān Na'īmi says that the meaning is that every non-discerning child is of the people of Jannah whether he is the child of a Muslim or a non-Muslim to the extent that the child from a miscarriage is also of the people of Jannah. Even if the child of the believer will be in a higher position and the child of the disbeliever in a lower position or will be a servant of the people of Jannah. Also the disbelieving Arabs would bury their new born daughters alive and they were termed as maw`ūdah. Wa`īd also has this meaning that the buried alive children of the disbelievers are of the people of paradise. It is known from this hadith that the non-discerning children of the disbelievers are from the people of Jannah. The narrations opposing this hadith are abrogated.
[Mir'āt al-Manājīh Volume 5 hadīth 750]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ محمد قاسم ضیاء القادری